قائداعظم کی قومی وملی خدمات

ڈاکٹر تحسین بی بی

Dr. Tehseen Bibi

Head, Department of Urdu,

Women University, Sawabi, KPK.

Abstract:

Great leaders like Quid e Azam born once in a century. There are few who change the history and the map of the world and Jinnah is the leader who changed the map and the history of the region. He is also known as the father of the nation. He took the great responsibility to uplift the downtrodden and the devastated nation with the great courage and patience. He proved to be the greatest patriot and proved himself as a great leader who played his role for the discipline and unity of the Muslim nation. The article sheds light on the national services of this great leader and pays a tribute to him as a great leader of the Muslim nation.

انیسویں صدی کے شروع میں بہت سی شخصیات پیدا ہوئیں جن میں ایک عظیم ہستی قائد اعظم بھی ہیں۔ان کا شمار بیسویں صدی کے نامور مدبیروں اور سیاست دانوں میں ہوتا ہے۔ان کے پایے کے لوگ روز بروز پیدا نہیں ہوتے۔شیکسپیئر کہتا ہے کہ کچھ لوگ پیدا ہی عظیم ہوتے ہیں اور کچھ اپنی جدوجہد اور کوششوں و کارناموں کی بدولت عظمت حاصل کر لیتے ہیں۔قائداعظم کے حوالے سے محمد حنیف شاہد لکھتے ہیں کہ:

> ''بلندی کردار کے اعتبار سے بھی اور قرانی نہج سے بھی اس قسم کے انسان صدیوں میں جا کر پیدا ہوتے ہیں۔''(۱)

بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح میں عظمت و قابلیت اور نیک نامی کی ساری خوبیاں پیدائشی تھیں۔قائداعظم نے ایک نیا جذبہ، حوصلہ اور نئے ولولے کے ساتھ مسلم قوم کی تنظیم نو کا بیڑا اٹھایا۔انھوں نے زندگی کے ہر دور طوفانِ حوادث کے ہر ابتلا میں خیالات و جذبات کی ہر رو میں مسلم قائدین اور کانگریس کے ہندو ناخدوٴں کے درمیان ما بہ امتیاز کیا رہا ہے اور محمد علی جناح اپنے جذبات، خیالات ،

تاثرات اور نظریات کے اعتبار سے ان حضرات کے مقابلے میں بہت بلند رہے جو مختارِ اعظم، رہنمائے کل اور ہادی سبل سمجھے جاتے رہے ہیں۔ بقول شاہد رضوی:

"آپ کی جہد مسلسل اور خدمات کے پیش نظر نے سرکاری طور پر پاکستان میں آپ کو قائداعظم یعنی سب سے عظیم رہبر اور بابائے قوم یعنی قوم کا باپ بھی کہا جاتا ہے۔" (۲)

قائداعظم کا مزاج بنیادی طور پر سیکولر اور قوم پرستانہ تھا۔ برصغیر کے مسلمانوں کو ایک آزاد وطن سے روشناس کروانے والے قائداعظم کا مذہب پر کامل یقین تھا۔ وہ پاکستان کو خلافت راشدہ کا نمونہ بنا کر مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت سونپنا چاہتے تھے۔ قومیں نیک نیتی، دیانت داری، اچھے اعمال اور نظم وضبط سے بنتی ہیں۔ وہ پاکستان کی بقا، استحکام اور قومی یک جہتی کے لیے ہمہ تن جدوجہد میں رہے۔ بقول قائداعظم:

"ہم جتنی زیادہ تکلیفیں سہنا اور قربانیاں دینا سیکھیں گے، اتنی ہی زیادہ پاکیزہ، خالص اور مضبوط قوم کی حیثیت سے ابھریں گے جیسے سونا آگ میں تپ کر کندن بن جاتا ہے۔" (۳)

قائداعظم سیاست میں آنے سے پہلے شروع میں برطانوی پارلیمنٹ کے اجلاس کی کاروائی سننے اکثر جایا کرتے تھے۔ اس زمانے کے تمام سیاسی مدبرین اور سیاست دانوں کی تقاریر اور اندازِ تخاطب نے آپ کی سیاسی اور پارلیمانی تربیت انجام دینے میں اہم کردار ادا کیا جس کی بدولت آپ جلد ہی کانگریس، مسلم لیگ اور دیگر سیاسی حلقوں میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوگئے۔ اور اپنا تن من اور دھن اپنا آرام وسکون سب کچھ حصول پاکستان کے لیے وقف کیا۔ پوری ملت اسلامیہ کو اس حصول کے لیے تیار کرنا اور اس کی قدر وقیمت سے آشنا کرنا بہت مشکل کام تھا لیکن قائداعظم نے اس کڑے وقت میں ہمت نہیں ہاری اور مسلمانوں کی تنظیم، اتحاد اور حمایت کا فرض بجا لایا۔ قائداعظم مختلف انداز اور مختلف پیرائے میں مسلم امت کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے اور انہیں متحد و متفق کرنے میں کوشاں رہے۔ جہاں وہ "ایمان، اتحاد اور تنظیم" کا نعرہ لگاتے رہے وہاں مسلم قوم کو اس پر عمل پیرا اور کاربند ہونے کا بھی درس دیا:

"قائداعظم نے اپنی قائدانہ صلاحیتوں کے بل پر پورے ہندوستان کے مسلمانوں کو ایمان، اتحاد اور تنظیم کی بنیاد پر متحد کیا۔" (۴)

قوم کی بقا کے لیے فکرمند قائداعظم نے ہندو رہنماؤں کی چالوں کو بھانپتے ہوئے ۱۹۱۳ء میں مسلم رہنماؤں کی درخواست پر مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور مسلمانوں کی سیاسی بیداری اور تحریک آزادی کی داغ بیل ڈالی۔ قائداعظم ابتدا میں متحدہ قومیت کے علمبردار رہے لیکن جلد ہی ان کو پتہ چل گیا تھا کہ یہ دو الگ اقلیتیں ہیں۔ قائداعظم نے زندگی بھر مسلمانوں کی آزادی کے لیے قربانیاں دے کر ہمیں

انگریزوں و ہندووں کی غلام سے نجات دلوائی۔۱۸ جون ۱۹۴۴ء کو قائد اعظم نے فرنٹیر مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے نام اپنے پیغام میں کہا تھا کہ آزادی وہ مسلم نظریہ ہے جس کو ہمنے اپنانا اوراس کی حفاظت کرنا ہے کیونکہ آزادی ہمارے لیے انمول خزانہ ہے۔قائد اعظم نے انتہائی دلیری سے مسلمانوں کو آزادی دلوا کر پاکستان قائم کیا اقوام عالم کی تاریخ میں قائد اعظم کا یہ بے مثال وحیرت انگیز کارنامہ ہے۔قائد اعظم نے اپنے تدبر، فہم وفراست، سیاسی دوراندیشی اور جہد مسلسل کے باعث انگریزوں کو چلتا کیا۔قیامِ پاکستان انسانی عزم وہمت کی ایک منفرد داستان ہے جو قائد اعظم کی بے مثال قیادت کے باعث پروان چڑھی اوراس ملک کو عظمت وسرفرازی سے ہمکنار کرنا ہمارا فرض ہے تاکہ یہ ملک دنیا کی بالعموم اور عالمِ اسلام کی بالخصوص قیادت کر سکے۔بقول اقبال:

سبق پھر پڑھ صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا(۵)

ڈاکٹر قمر حیات ملک نے قائد اعظم کی قومی وملی خدمات کے حوالے سے فرمایا ہے کہ:

''مسلمانانِ ہند کی تاریخ میں محمد علی جناح ایک منفرد شخصیت کے حامل ہیں۔مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد ہندوستان میں ایسا کوئی مسلمان پیدا نہیں ہوا جس کے سامنے سب مسلمانوں نے سرِتسلیم خم کیا ہو، انہوں نے ہندوستان میں مسلم قوم کو جنم دیا اور آزادی کی راہ دکھا کر سارے ملک کی زبردست خدمت سرانجام دی جو 'پاکستان کے قیام' پر منتج ہوئی۔''(۶)

تشکیل پاکستان کے بعد قائد اعظم کے پیش نظر سب سے پہلا واہم مقصد اس سرزمین کی سرحدوں کا تحفظ تھا۔قائد اعظم کی زندگی کا ایک روشن اور تابندہ پہلوان کی اسلامی فکر کی عکاسی کرتا ہے۔جو حضرت محمدؐ سے بے پناہ محبت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔وہ نہ صرف ملت اسلامیہ کو خوابِ غفلت سے بیداری کا درس دیتے تھے بلکہ ان کو محمدؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین بھی کی اور دسمبر ۱۹۴۳ء میں سندھ مسلم لیگ کراچی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کو ایک عمارت سے تشبیہہ دی اور امتِ مسلمہ کی کشتی کو قرآن کریم کے ذریعے محفوظ ہے اور یہی ان کے درمیان ایک وحدت پیدا کرتا ہے۔قائد اعظم محمد علی جناح کے دل میں اسلام کا درد تھا وہ مذہبی فرقہ پرستی اور طبقاتی امتیاز کے سخت مخالف تھے ان کی رائے تھی کہ:

بتانِ رنگ و خوں توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی ، نہ افغانی(۷)

قائد اعظم کی دلی تمنا تھی کہ مسلمان اپنے آزاد اور خودمختار ملک میں آزادی کے ساتھ اسلامی

طرز زندگی اور خود مختاری کے ساتھ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر زندگی بسر کریں۔ قائداعظم کے نزدیک برصغیر کے سیاسی مسائل کا حقیقت پسندانہ حل یہ ہے کہ مسلمانوں کی الگ قومی حیثیت کو تسلیم کیا جائے۔ پیر الٰہی بخش کہتے ہیں:

> قائداعظم محمد علی جناح برصغیر کے دس کروڑ مسلمانوں کے ''واحد نمائندہ'' ہیں۔ وہ ان کی سیاسی امنگوں کے ''واحد ترجمان'' ہیں اور ان کے ''واحد مرشد اور رہنما'' ہیں۔ ان کے ''نقش پا تاریخ رقم'' کرتے ہیں اور ان کے فیصلوں پر ایک عظیم اور تاریخی قوم کی ''تقدیر'' کا انحصار ہوتا ہے۔''(۸)

قائداعظم محمد علی جناح ایک ایسے نابغہ روزگار، منفرد اور واحد شخصیت تھے جو نہ صرف بیسویں صدی کے سب سے بڑے مسلمان تھے بلکہ دنیائے سیاست اور تاریخ عالم ان کا ثانی مہیا کرنے سے قاصر ہے۔ مفکرِ پاکستان، شاعر اسلام اور حکیم الامت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے قائداعظم کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

نگہ بلند ، سخن دل نواز، جاں پر سوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لیے(۹)

قائداعظم نے مسلمانوں میں جو جذبہ پیدا کیا وہ ان کی رگوں میں تازہ خون بن کر دوڑنے لگا حقیقت تو یہ ہے کہ تحریک پاکستان کی کامیابی قائداعظم کے بغیر ممکن نہ تھی کیونکہ اللہ نے ان کو اس عظیم مقصد کے لیے منتخب کیا تھا اور وہ بہت کم عرصے میں مسلمانوں میں جوش وخروش پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور پوری لگن سے قومی وملی خدمات سرانجام دے کر سرخرو ہوئے۔ قائداعظم کی شخصیت کا ایک جاذب پہلو یہ ہے کہ انہوں نے قلیل عرصے میں صرف اپنی قوتِ استدلال برصغیر کے مسلمانوں کے لیے علیحدہ ملک قائم کیا۔

حوالہ جات

۱۔ محمد حنیف شاہد، قائداعظم اور قرآن فہمی، لاہور: نظریہ فاؤنڈیشن، ۲۰۰۷ء، ص:۸۶

۲۔ شائد رضوی، زندگی کا کٹھن سفر، اے آر وائی نیوز چینل، ۲۵ دسمبر ۲۰۱۶ء

۳۔ قائداعظم محمد علی جناح، پیغام عید الضحیٰ، ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء

۴۔ بانی پاکستان بابائے قوم محمد علی جناح زندگی کے حالات اور قومی خدمات، نظریہ پاکستان ٹرسٹ، لاہور، ۲۰۰۹ء، ص:۱۲

۵۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، لاہور: فیروز سنز، بار اول، ۲۰۰۸ء، ص:۲۷۷

۶۔ قمر حیات ملک، ڈاکٹر، قائداعظم اور تحریک پاکستان، مؤلفہ: محمد حنیف شاہد، ۱۹۹۱ء، ص:۳۰

۷۔ محمد اقبال،کلیاتِ اقبال،ص:۲۲۹

۸۔ پیر الٰہی بخش، قائداعظم اور تحریک پاکستان،ص:۲

۹۔ محمد اقبال،کلیاتِ اقبال،ص:۳۶۰

☆......☆......☆